کُتب سیرت پر ادبی تحقیق کے امکانات

ڈاکٹر محمد یونس ٹھوکر

تلخیص: اردو ادب کی دیگر اصناف نثر کی طرح سیرت نگاری بھی اردو کی اہم ترین صنف شمار کی جاتی ہے۔ بلکہ سیرت نگاری میں امام کائنات حضرت محمد ﷺ کی سیرت طیبہ پر خامہ فرسائی کرنا انتہائی نازک اور عظیم کام کے ساتھ ساتھ سعادت کا ذریعہ بھی سمجھا جاتا ہے۔ اصناف ادب میں جس طرح مرثیہ کا کثیر ادبی و تخلیقی سرمایہ حضرت امام حسینؓ کی سیرت و شہادت اور واقعہ کربلا پر مشتمل ہے، بالکل اسی طرح صنف سیرت میں بھی جتنا زیادہ حضرت محمد ﷺ کی سیرت مقدسہ پر لکھا گیا ہے اتنا دنیا کی کسی اور شخصیت پر نہیں لکھا گیا۔

کلیدی الفاظ: امن وانسانیت، بحر بیکراں، آفاقی پیغام، تقابلی مطالعات، محسن انسانیت، خطبہ صدارت

سیرت سرور عالم ﷺ امن و انسانیت کا موجیں مارتا ہوا بحر بے کراں ہے۔ بین الاقوامی سطح پر آج انسانیت جس انتشار و افتراق کی دہلیز پر کھڑی نظر آرہی ہے اور ظلم و بربریت، لایقینیت اور جنسی انارکی جس طرح انسانیت کو ایک اژدھا کی طرح کی ڈستی جارہی ہے اور جس سے بظاہر پناہ کی کوئی صورت نظر نہیں آتی ہے۔ ایسے میں اس کا واحد حل اور تریاق سیرت سرور عالم ﷺ میں غوطہ زن ہو کر اس ازلی و آفاقی پیغام کو اپنے اندر جذب کرنے میں پنہاں ہے جس پر خود مرور زمانہ نے ہر لحظہ اور ہر آن صداقت کی مہر ثبت کی۔ یہ ایک ایسی ہستی اعظم کی پاک و مقدس سیرت ہے جس کے اعلیٰ و ارفع ہونے کی ضمانت

اپنوں نے کیا غیروں نے بھی دی ہے جیسے کہ مائیکل ہارٹ نے انہیں اپنی معروف کتاب "The Hundrend" میں انہیں اولیت کا درجہ دیا ہے۔

سیرت سرور عالم ﷺ کے حوالے سے عربی و فارسی کے بعد اردو زبان ہی کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس میں سیرت طیبہ کے حوالے سے بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ چنانچہ اردو زبان وادب میں سیرت سرور عالم ﷺ پر مبنی کُتب کی ایک طویل فہرست دیدنی ہوتی ہے۔ جیسے کہ سیرت النبیؐ (شبلی نعمانی)، الرحیق المختوم (صفی الرحمان مبارکپوری)، رحمۃً للعالمینؐ (قاضی سلیمان سلمان منصور پوری)، محسن انسانیت (نعیم صدیقی)، در یتیم (ماہر القادری)، محمد عربیؐ (عنایت اللہ اسد سبحانی)، رہبر کاملؐ (پیر عبد الحمید سہروردی) وغیرہ۔ مذکورہ سیرت کی کتابوں میں بہت ساری کتابیں اردو کے ادبی معیار کے اعتبار سے قابل تحسین اور لائق مطالعہ ہیں۔ لیکن سوئے قسمتی سے ان میں سے بہت ساری کتابوں پر ہوئے تحقیقی وتنقیدی کام کی نوعیت آٹے میں نمک کے برابر دیکھنے کو ملتا ہے۔ ایک تحقیقی طالب علم اس حوالے سے ایک ادنیٰ سی کوشش بروئے کار لاکر اس موضوع کا انتخاب کر کے اس تشنگی کا کسی حد تک ازالہ کرنے کی بہترین کوشش انجام دے سکتا ہے۔

کسی بھی موضوع پر تحقیقی کام انجام دینے کے لیے ایک طالبانِ تحقیق کو اس موضوع کے تعلق سے اپنے اغراض ومقاصد کا ایک خاکہ پیش کرنا مطلوب ہوتا ہے۔ یہاں اگر ایک تحقیقی طالب علم ذرا سا اپنے تخیل کو سرگرم عمل لائے تو وہ اس موضوع کے تعلق سے اپنے اغراض ومقاصد آسانی کے ساتھ رقم کر سکتا ہے۔

ادب واسلامیات کے اکثر طلاب اس بات کا دعوی کرتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ سیرت رسول ﷺ کے موضوع پر جو تحقیقی وتنقیدی نوعیت کا کام ہمارے قدمانے سرانجام دیا ہے وہ بہت حد تک کافی ہے۔ اب اس موضوع پر مزید کام کرنے کی گنجائش نہایت ہی کم بلکہ نا ہونے کے برابر ہے۔ لیکن ماہرین کی رائے اس سے قطعاً مختلف ہے کیوں کہ سیرت سرور عالم ﷺ وہ وسیع اور بحر بے کراں موضوع ہے جس پر ہر زمانے میں کام کرنے کی کافی کچھ گنجائش باقی ہے۔ بلکہ سیرتی کتابوں پر تو اس معاملے میں اور زیادہ امکانات موجود ہیں۔ کیوں کہ سیرت رسول ﷺ کے تعلق سے اردو میں لکھی گئی ادبی پایے کی کتابوں پر

تحقیقی، تنقیدی و تقابلی کام کے تناظر میں ہمیں بہت حد تک مایوسی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ اس معاملے میں راقم ڈاکٹر محمود احمد غازی، جو کہ رئیس الجامعہ العالمیہ اسلامیہ اسلام آباد ہیں اور جو سابق وفاقی وزیر مذہبی امور زکوۃ وعشر پاکستان بھی رہ چکے ہیں، کی اُس رائے سے اتفاق رکھتے ہیں جو انہوں نے پاکستان کے بین الاقوامی سیرت کانفرنس کے خطبہ صدارت میں کہی تھی:

''ہم میں سے بہت سوں کا خیال ہے کہ سیرت پر جو کچھ کام کیا جاسکتا تھا وہ متقدمین نے کر دیا ہے اور سیرت مبارکہ کے جملہ پہلوؤں پر جو تحقیق ماضی کے سیرت نگاروں نے کردی وہ حرف آخر ہے۔اب سیرت پر نہ کسی نئی تحریر کی ضرورت ہے اور نہ کسی مزید تحقیق کی گنجائش ہے۔ بلکہ بعض حضرات تو یہ سمجھتے ہیں یہ اب سیرت جلسوں، مذاکروں اور سیرت کانفرنسوں میں سوائے جذباتی گفتگوؤں اور واعظانہ تقریروں کے کوئی نئی علمی بات کہی ہی نہیں جاسکتی۔ مجھے انتہائی ادب کے ساتھ اس رائے سے اختلاف ہے۔ آپ اساتذہ کرام مجھ سے بہتر اس بات کو جانتے ہیں کہ سیرت النبی ﷺ وہ بحر ناپیدا کنارہ ہے جس کے بارے میں ایک محقق طالب علم کی زبان سے بے اختیار نکلتا ہے: یہ تو ایک ایسا مبارک اور بے پایاں علم اور ایک ایسا لامتناہی سلسلہ تحقیق ہے جس کے نئے نئے گوشے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہمارے سامنے آتے چلے جارہے ہیں، اسلام کی تاریخ کی گذشتہ چودہ صدیاں اس بات کی گواہ ہیں کہ ہر آنے والی صدی نے سیرت پر تحقیق کے نئے باب رقم کیے ہیں۔ محققین سیرت اور مصنفین نے ایسے ایسے گوشے ہمارے سامنے پیش کیے جن کے بارے میں پہلے سے کوئی اندازہ نہ تھا۔ بلکہ یہ خیال ہوتا تھا شاید کہ سیرت پر جتنا کام ہونا تھا وہ کیا جاچکا

ہے۔لیکن جب ایک نیا مجدّد سیرت سامنے آتا ہے اور سیرت کے
نئے نئے گوشے سامنے لاتا ہے تو اندازہ ہوتا ہے کہ شاید ابھی تو
سیرت پر کام کا آغاز ہی ہوا ہے اور ابھی تو اصل کام کیا جانا باقی
ہے۔''

لہذا اردو کے نمائندہ سیرت رسول ﷺ کی کتابوں کو موضوع بحث بنا کر درج ذیل مقاصد کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرنی مطلوب ہے:

☆ سیرت رسول ﷺ کی نمائندہ اردو کتابوں کا مطالعہ کر کے ان کی ادبی قدر و قیمت متعین کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے اسلوب بیان، فنی محاسن اور دیگر لسانی وادبی خصوصیات پر تنقیدی نگاہ دوڑائی جائے۔

☆ رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ کے مختلف پہلوؤں اور واقعات کو پیش کرنے کا اسلوب اور نوعیت اور پھر ان واقعات سے مسائل کا استنباط سیرت نگاروں کا اپنے انفرادی نظریۂ فکر کے تحت کرنا تقابلی سطح پر اس کا بھی ایک مطالعہ ہوگا۔

☆ آئے روز سیرت رسول ﷺ پر نئی اور منفرد کتابیں سامنے آتی رہتی ہیں۔اگر کسی ایک فرد واحد کی زندگی پیش کرنا مطلوب ہے تو پھر اتنی سیرتی کتابیں کیوں کر سامنے آرہی ہیں۔دراصل یہ صرف ایک فرد واحد کی زندگی کو سپرد قلم کرنے تک محدود نہیں ہے بلکہ ایک تحریک، ایک فکر اور آئیڈیولوجی، ایک آفاقی انقلاب اور ایک روشن وکامل پیغام کو بھی سپردِ قلم کرنا ہے جو کہ اس شخص کی مبارک زندگی سے کوئی الگ وجود نہیں رکھتا ہے۔اس لیے کون سا سیرت نگار کس حد تک اور کس باریک بینی سے اس پیغام کو پا کر اسے پیش کرنے میں کامیاب ہوا ہے، جہاں تقابلی اور تنقیدی سطح پر یہ کھوجنا اور پرکھنا مطلوب ہے وہیں اس مقالے میں عصر حاضر تک منصۂ شہود پر آنے والی سیرت رسول ﷺ کی اردو کُتب کی ایک تنقیدی تاریخ بھی مرتب کرنا مقصود ہے۔

یہاں تو صرف آدھے درجن سے کم سیرتی کتابوں کو اس تناظر میں پرکھنے تک مطالعے کو محدود رکھنا ہے، جبکہ بیسیوں سیرتی کُتب پر اس حوالے سے تحقیقی وتنقیدی کام

کرنے کی گنجائش موجود ہے۔ لہذا اردو ادب میں سیرتی کُتب پر اس تناظر میں کام کر کے ہم ضرور یہ محسوس کریں گے کہ ۔

ابھی تو ناپی ہے مٹھی بھر زمین ہم نے
ابھی تو سارا آسمان باقی ہے

اغراض و مقاصد رقم کرنے کے بعد مطلوبہ موضوع کے تعلق سے ہوئے سابقہ کام کا ایک محاکمہ پیش کرنا لازمی ہوتا ہے۔ سیرت رسول ﷺ کی ادبی کتب پر اگر تحقیقی سطح پر سابقہ کام کا جائزہ لیا جائے تو کسی درجہ مایوسی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ تاہم چند ایک مقالات یا تحریریں اس حوالے سے دیکھنے کو میسر آتی ہیں اس کا ذکر درج ذیل عنوان کے تحت کیا جاتا ہے۔

مذکورہ عنوان کے اعتبار سے اس موضوع پر ابھی تک جو کام سامنے آیا ہے جو محض چند ایک مقالوں اور تبصروں پر ہی محیط ہے۔ جب کہ منظّم طور پر اس حوالے سے ابھی تک یہ موضوع تشنہ طلبی کی قطار میں کھڑا ہے۔ مثلاً الرحیق المختوم پر رضوان اللہ ریاضی کی کتاب ''علامہ صفی الرحمان مبارکپوری یادوں کے سفر میں'' میں تنقیدی کام محض وجہ تسمیہ اور چند تاثراتی کلمات تک محدود ہے۔ ابوالکلام آزاد کی شخصیت اور ادبیت پر تحقیقی وتنقیدی کام بہت کچھ ہوا ہے لیکن ان کی سیرتی کتاب ''رسول رحمت ﷺ'' پر تحقیقی وتنقیدی کام غلام رسول مہر کے مقدے کے چند اوراق تک ہی محدود ہے۔ نعیم صدیقی کی ''محسن انسانیت ﷺ'' پر تنقیدی روشنی ماہر القادری نے اپنے رسالے ''فاران'' کے ایک شمارے میں ڈالی ہے جو کہ مقدمے کے طور پر شامل کتاب بھی کیا گیا ہے۔ اسی طرح اس کتاب پر چند تنقیدی نگارشات منصور احمد منصور کی کتاب ''موج قلم'' میں بھی دیکھی جاسکتی ہیں۔ ماہر القادری کی حالات زندگی اور ادبی خدمات پر ڈاکٹر عبد الحمید فیاض نے شعبۂ اردو کشمیر یونیورسٹی میں ایک پی ایچ ڈی مقالہ تحریر کیا ہے۔ موصوف نے ان کی ادبی خدمات کے حوالے سے چونکہ سارا زور ان کی شاعری، افسانوں اور ناول پر دیا ہے اس لیے ''دریتیم ﷺ'' کا سطحی ادبی جائزہ لینے پر ہی اکتفا کیا ہے۔ اب جہاں تک ابوالحسن علی حسن ندویؒ کی لکھی ہوئی سیرت ''نبی رحمت ﷺ'' کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں تلاش بسیار کے

باوجود مجھے اس پر کوئی بھی تنقیدی یا تقابلی نوعیت کا مضمون یا مقالہ ہاتھ نہیں آیا۔
یہ رہی تنقیدی سطح پران کتابوں کو پرکھنے کی بات جو نا ہی مبسوط ہے اور نا ہی تشفی بخش۔
تقابلی سطح پران سیرتی کُتب کو پرکھنے کا کام ہنوز منتظر فرد اہے۔ پچھلی دفعہ پاکستان میں سیرت رسول ﷺ کے حوالے سے ایک بین الاقوامی سیمنار کا انعقاد ہوا۔ جس میں سیرت کے فن، ارتقا اور اس سے متعلق دیگر سارے موضوعات پر بیسیوں مقالے پڑھے گئے لیکن مذکورہ عنوان کے حوالے سے یہاں بھی اس نوعیت کا کوئی مقالہ دیدنی نہیں ہوا۔ اب اگر تحقیقی سطح پر بنیادی ماخذ کی بات آجائے تو ہم بطور مثال درج ذیل سیرت رسول ﷺ کی ادبی کُتب کا ذکر کر کے اس مرحلے سے گزر سکتے ہیں۔
جن سیرتی کُتب کا انتخاب ایک محقق کرسکتا ہے وہ الرّحیق المختوم، نبی رحمت ﷺ، رسول رحمت ﷺ، محسن انسانیت ﷺ اور دُرّ یتیم ﷺ ہیں۔ واضح رہے کہ یہ ساری کتابیں ادبیت سے مالا مال ہیں یہاں بطور مثال ابوالحسن علی حسن ندوی کی تصنیف کردہ سیرت رسول ﷺ کی کتاب ''نبی رحمت ﷺ'' سے یہ اقتباس ملاحظہ ہو:

> ''چھٹی صدی عیسوی میں دنیا کے بڑے مذاہب، قدیم مذہبی صحیفے اور ان کے احکام وقوانین (جنھوں نے مذہب، اخلاق اور علم کے میدان میں مختلف موقعوں پر اپنا کردار ادا کیا تھا) بازیچۂ اطفال بن چکے تھے، اور تحریف کے علمبرداروں، منافقوں اور ناخداترس و بے ضمیر مذہبی رہنماؤں کی ذاتی اغراض کا نشانہ اور حوادثاتِ زمانہ کا اس طرح شکار ہو چکے تھے کہ ان کی اصل شکل وصورت کا پہچاننا مشکل بلکہ ناممکن تھا، اگر ان مذاہب کے اولین بانی وعلمبردار اور ان کے انبیاءِ کرام دوبارہ واپس آکر اس حالت کو دیکھتے تو ان مذاہب کو خود نہ پہچان سکتے اور ان کا انتساب اپنی طرف کرنے پر ہرگز تیار نہ ہوتے۔''

(ابوالحسن علی حسن ندوی، نبی رحمت ﷺ، مجلس

نشریات اسلام، کراچی، سن ندارد، ص ۳۵)

مذکورہ اقتباس میں موصوف نے کس قدر ادبی زبان کا استعمال کیا ہے اس کا اندازہ اسے پڑھ کر ہی کیا جا سکتا ہے۔ مختلف تراکیب کا حسین امتزاج واستعمال کر کے پورا اقتباس ایک ادبی وحدت میں ڈھل گیا ہے۔ لہذا محقق کا ہدف جہاں مذکورہ کتابوں کو تنقید کی کسوٹی پر پرکھنا رہے گا وہیں ان کا تقابلی مطالعہ بھی پیش کرنا مقصود ہوگا۔

اس طرح مذکورہ بالا سطور سے ایک طالب علم کے ذہن میں سیرت رسول ﷺ کی ادبی کُتب پر تحقیق کرنے کا ایک خاکہ تیار ہو سکتا ہے۔ سیرت ہمارے ادب کا ایک اہم حصہ ہے جو کہ تحقیقی سطح پر کسی قدر صرف نظر ہو رہا ہے۔

○○○